گوتم بدھ کا مجسمہ نصب کیا گیا۔ اور تمام طلباء کو اسمبلی کے دوران مجسمہ کے سامنے کھڑے ہونے کی ہدایات کی گئی۔ اس اعلانیہ میں مسلمانوں کی کوئی استثناء نہ تھی جب کہ اس کے بعد ہر سکول میں طلباء حاضری سے پہلے ہاتھ جوڑتے اور سر نیچا کرتے راقم نے خود دیکھا ہے مگر مسلمان طلباء صرف ہاتھ جوڑتے ہیں اور آہستہ آہستہ سر نیچا کرنے پر مجبور کئے جائیں گے۔

اس اعلانیہ میں وضاحت کی گئی ہے کہ بُت اس غرض سے سکولوں میں نصب کئے گئے ہیں تاکہ طلباء میں بدھ مذہب سے دل لگی پیدا ہو جائے اور آئندہ یوم پیدائش کے ۶۰ ویں سالگرہ منانے تک عبادت کا عقیدہ راسخ ہو جائے۔ غیر مسلم نام رکھنے پر مسلمانوں کو کافی عرصہ سے مجبور کیا جا رہا ہے مگر باضابطہ تحریک ابھی ابھی شروع کی گئی ہے۔

حال ہی میں جو نام عبداللہ۔ ابراہیم۔ اسماعیل۔ اسحاق اور یوسف وغیرہ جو تھے وہ اب بدھ مذہب اور ہندو مذہب کے دیوتاؤں کے نام میں بدل دیئے گئے۔

اگر عالم اسلام اب بھی ہوش سنبھالے تو اپنے مجبور تھائی لینڈی مسلمان بھائیوں کا مذہبی تشخص اور وقار بحال کر سکتے ہیں۔ (محمد خلیل اللہ عفی عنہ حال مقیم تھائی لینڈ)

علماء سلف اور ان کی معاش | ماہنامہ الحق اپریل ۸۵ء میں ایک مضمون بعنوان "علامہ سمعانیؒ سے ایک ملاقات" (از مولانا عبدالقیوم حقانی) شائع ہوا۔ جو فکر انگیز اور سبق آموز ہے جس میں علماء حق کی زندگی کے نقشہ، بلا اجرت خدمت دین کا آئینہ دار ہے۔

علماء حق نے ہمیشہ حکومتی امداد، ملازمت یا وظیفہ سے احتراز کیا اور دین کی خدمت ہمیشہ بلا اجرت (یہی طریق پیغمبری ہے) کی۔ اور اپنی معاش کا انتظام ذاتی کسب و مزدوری سے کیا۔

اس نکتہ کو مولانا ابوالکلام آزادؒ نے اپنے خطاب بہ طلباء دیوبند ۱۹۵۵ء میں پیش فرمایا:۔

"عزیزانِ ملت! یاد رکھئے۔ دنیا نے علم کو ہمیشہ وسیلہ سمجھا مگر مسلمانوں کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے علم کو کبھی وسیلہ نہ سمجھا۔ بلکہ مقصد سمجھا......"

علم دین وسیلہ نہیں، مقصد ہے۔ اس کو کسی وسیلہ کے لئے حاصل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ اس کا حصول فرض ہے (طلب العلم فریضۃٌ علیٰ کلّ مسلمٍ و مسلمۃ (حدیث))

اسی لئے مسلمانوں نے کبھی بھی علم کو اس لئے حاصل نہیں کیا کہ اس کے ذریعے سے معیشت حاصل کریں گے یا کسی سرکاری منصب پر فائز ہوں گے۔ مسلمانوں نے ذریعہ معیشت کسی اور چیز کو بنایا اور علم کو صرف علم کے لئے سیکھا اور اسی کو اپنا مقصد بنایا۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ جن کی فقہ پر کروڑوں مسلمان عمل کرتے ہیں وہ بزاز تھے۔ انہوں نے اپنے وسیع علم کو ذریعہ معیشت نہیں بنایا بلکہ ذریعہ معیشت پارچہ فروشی تھا۔